ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

حسب الحکم مہر ذیل مطبع کثیر المنافع المسمی بسلطان المطابع

مثنوی سبیل نجات

باہتمام کپتان مقبول الدولہ مہدی علیخان بہادر قبول

در مطبع جناب خواجہ محمد امین دہلوی طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

حمداً علی ذلک که این معارف مبرهنه و حجج متقنه تصنیف قدوة الصالحین والابرار زبدة المتقین والاخیار زین العباد و
والشرف الزهاد سید محمد عنایت اسکنه الله فی دار الکرامة منجمله سادات بارهه که از بلده و شباب بتوفیق ایزد وهاب
وطن مالوف و ریاست خود را ترک ساخته اقامت در بلده لکهنو گزیدند و تحصیل علوم دینیه و معارف یقینیه کرده در صلاح
و سداد بدرجه قصوی رسیدند و با جازه غفران مآب سید دلدار علی صاحب انار الله مضجعه بخدمت پیشنمازی
نواب سما افزار الدوله میر احسن رضا خان بهادر طاب ثراه ممتاز گردیدند و بارها که جناب غفران مآب عنان عزیمت
جانب حج و معطوف میساختند در مسجد نواب مغفور حضرت ایشان را برای پیشنمازی بجای خود میگذاشتند در سنه ۱۲۳۸ هجری
داعی اجل را لبیک اجابت فرمودند مثنوی شریف ایشان که در سنه ۱۲۲۴ هجری تالیف یافته پیش ازین در کسی مطبع بلقاب
طبع رسیده شد اما قطع نظر از دست برد ناسخین که بر اشعار چند دران جابجا داخل کرده چندی از اشعارش را کاتبین از
قلم تحریر انداخته لهذا زبده دودمان جلالت و نبالت سلاله خاندان فضیلت و فقاهت نور دیده فضل و کمال نور حدیقه هدایت
و استکمال ابن محمد و آبا مجید جناب سید محمد سعید خلف جناب مغفور مبرور که وقت تصنیف این مثنوی همه اشعار املا آن بوده اند
و اکثر اشعار بر زبان داشتند در تصحیح این نسخه بذل جهد تمام بجا آورده بزیور صحت محلی کردند پس هر نسخه که خلاف این نسخه باشد قابل اعتماد نیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی سزاوار حمد وہ تحقیق — جسنے دی ہمکو دانش و توفیق
سرمدی دولت اپنی یاد کی دی — آگہی مبدء و معاد کی دی
دلکو روشن کیا بنور یقین — نہ کیا کور دل ہماری تئین
تا معارف ہو دین کے پہچانا — اہل حق کا طریق حق جانا
ہوئی معلوم حجت خدا — ہین بحق ہادیان راہ ہدا
فرض اونکی محبت و طاعت — جانی اور دشمنونکی لعنت
شکر اس نعمت عظیمہ کا — ہوسکی کب مری زبان سی ادا
بعد تسلیم چاردہ معصوم — روبدرگاہ قادر و قیوم
عرض کرتا ہی یہ عنایت زار — بندۂ خاکسار بی مقدار
ہوئین مقبول یہ میرے ابیات — اور عقبی مین ہون سبیل نجات
مجکو اس نظم کا نہ تھا مقدور — تھا بہت حوصلہ سی میرے دور
باعث اس نسخۂ شریفہ کی — خاص مرزا علی شریف نے جو
مجکو اس نظم کا کیا ارشاد — اونکی ارشاد کی ہوئی امداد
کہ یہ نسخہ ہوا بخیر انجام — ہوئی پانچون اصول دین تمام
ہی جو یہ مثنوی سبیل نجات — اسکا ہی نام ہی سبیل نجات

بیان عقائد حقہ بالاجمال

آدمی زادہ جب مکلف ہو — چاہی جانی اپنی خالق کو
جانی اوسکی صفات کو بدلیل — سمجھے عادل وہی خدای جلیل
جانی برحق سب انبیا کی تئین — رکھی ختم الرسل کا ملت و دین
اور امامون کو اپنی پہچانے — فرض اون سبکی دوستی جانے
او محبت کو اہل عصمت سے — جانی وہ فرض اور اطاعت بھی
سب اون امرون پہ اعتقاد کرے — جو ضروری ہین دین و ایمانکی

مرگ کی دن سی تا بروز شمار
اور امور آخرت کی جنکی خبر
بس وہ جنکا اصول دین ہی نام
معنی توحید کی یہ ہین کہ خدا
اوسکی ہونی کی اب دلیل تو جان
سب زمین و درخت اور دریا
کیونکہ جس طفل کو ہو کچہہ بہی تمیز
یہ عجیب و غریب مخلوقات
پوچہا حضرت امام صادق سی
بولی حضرت وجود صانع پر
مین تہا موجود اور کیا پیدا
اس سی ظاہر ہوا نہ مری سوا
بس ہی جو واجب الوجود بذات
ایک زندیق اور کیا انکار
کبہی کشتی کا لطف پایا ہی
ناگہان باد هولناک اٹہی
ہوا آخر تو تختی سی بہی جدا
بعد کشتی کی تختی آئی اوپر
مرگ کا مجہکو ہو چکا تہا یقین
سنکی معجز نظام انکا کلام

کری سب واقعات کا اقرار
ہی حدیثون مین سب کی اخبار
پانچ ہین سنلی مجہسی اب وہ تمام

جانی حق طاعت آئی تو لیے
ہووی اوسوقت مومن ناجی
ہی وہ توحید و عدل کہہ تو یاد

دربیان توحید و صفات ثبوتیہ و سلبیہ

آسمان اور ستاری اور ہوا
اوس سی کہتی کہ یہ فلانی چیز
ذی حیات و جماد اور نبات
حجت حق کلام ناطق سی
میرا ہونا دلیل ہے اظہر
آپ کو تو ہی باطل و بیجا
کوئی پیدا کنندہ ہی میرا
اوسنی پیدا کئی ہین مخلوقات
حق تعالی کا اوسنی یا اظہر
ہوا آ دریا کا کچہہ بہی دیکہا ہی
ڈوبی موج ہوا سی وہ کشتی
یہ صعوبت کنارے تک پہنچا
مجکو تہا اعتماد ای خود سی
یا تہی امید نیست تیر تمیز
کیا زندیق نی قبول اسلام

کوئی انکا بنانی والا ہی
آپ سی آپ ہو گئی پیدا
خود بخود کیونکہ ہو گئی موجود
کہ وجود خدای عالم پر
مین نی پیدا کیا ہی اپنی تئین
ورنہ تہا مین تو کیونکہ پہر پیدا
ہی وہ موجود برقرار سدا
اور اوسی متقدای ہی مری
بولی اوسدم امام فرخ فر
غرض زندیق نی کیا اقرار
ڈوبی سب جو ہی کشتی کی اندر
کہا حضرت نی پہلی مجکو بتا
جب کہ تختی سی بہی ہوا تہا جدا
جسکی اوسوقت ہی امید شدید
اسکو تحقیق جاننا ہی روا

سب اوامر کو سب بجا لاوی
اور عبادت قبول ہو اوسکی
پہر نبوت امامت اور معاد
ایک پیدا کنندہ ہی سبکا
وحوش و طیور اور انسان
پس وہی آپ حق تعالی ہی
نہین باور کریگا یہ اصلا
ثابت اسی ہوا خدا کا وجود
ہی یہی کوئی دلیل روشن تر
خالی تو دو طریق سی نہین
کیا اپنی تئین کوئی دانا
عدم او پر نہین اصلا روا
یعنی آیا بخدمت عالی
تونی دریا کا بہی کیا ہی سفر
بیٹہا تہا ایک کشتی مین بار
مین ہا ایک تختی کی اوپر
کشتی اور کشتی بان تو نہیں تکیا
کہہ کچہہ احوال اپنا اوسدم کا
اور بچایا وہ ہی خدا وحید
حق ہی معصوم کا سخن بخدا

Syed Jain Husain ... Abd ...
VII class ... High school

یاس مین جسکی ہوئے امید شدید
اور نہ چاہی جو کچھ اوسی نگر
اور ارادہ اگر نہ وہ کرتا
چاہی ایسی ہزارون اور جہان
پس جو قادر نہو تو عاجز ہو
ہی خداوند عالم و دانا
جانتا ہی جو کچھ کہ ہوگا گذرا
علم کی یہ دلیل ہے کامل
گر کسی چیز کو بنائی کوئی
کیونکہ ایجاد کرتا یہ اشیا
کیونکہ ایجادِ خلق سی اول پ
دیکھنی سُننی کی جو ہین چیزین
اور مدرک ہی کردگار عظیم
آدمی کی تئین جو مفہوم
زندگی ظاہری جسم کی ساتہ
کیونکہ کرنا نہ کرنا دید و شنید
چاہا موسیٰ یہ کشف ہون اسرار
کرتا ہی خیر و مصلحت کی کام
نہین اصلح جو بندون کی خاطر
پس جو کام اوسنی مصلحت کا کیا

ہی یقیناً وہی خدائی وحید
ہی بہر امر اختیار اوسے
اِک سر مو نہ کرتا کچھ پیدا
کری ایجاد خالقِ سبحان
عجز نقصان ہی سمجھ اسکو
سُن لے عالم کی معنی ہی سچا
اب جو ہوتا ہی اور ہوئی گا
کہ جو عالم نہو تو ہو جاہل
اور نہ اوس سے چیز ہو آگاہی
جن مین ہین صنعتین سب اعجوبا
علم رکھتا تھا کردگار ازل
جانتا ہی جو واقعی وہ اونہین
یعنی ہی مدرکات کا وہ علیم
اوسکو ہو بی حواس وہ معلوم
جسم کا وہان نہین پہنچتا ہاتھ
ہوتی زندے سی مردے سی ہی بعید
حکم سی کی درخت نے گفتار
جن سی بندونکو منفعت ہو تمام
نہین کرتا وہ حاکم قادر
اوس سے اوسکی ارادے کو سمجھا

ہی خداوند قادر مختار
اپنی قدرت سی امر کن کہکر
اب اگر چاہی سبکو نیست کرے
حق تعالی کی ہی عیان قدرت
عجز اور نقص سے بری ہی خدا
خلق کی ابتدا سی تا آخر
ہم سی جو کچھ ہی مخفی و پنہان
جہل نقصان کب ہی خدا پہ روا
تو وہ ہرگز بنا نہین سکتا
اس سی ظاہر ہوا کہ عالم علیم
اور سمیع و بصیر بہی ہی خدا
سننے اور دیکھنی مین پر زنہار
پنجگانہ حواس ظاہر کے
ہی خدا حی یعنی زندہ ہے
علم و قدرت ہین زیست کی آثار
متکلم ہی یعنی صوت و صدا
اور مرید اوسکی ہی صفت تو جان
اور وہ کارہ ہی یعنی ایسی کام
اور جو چاہی تو ایسی کام کرے
مصلحت تہا نہ کرنا جو وہ کام

یعنی چاہی جو کچھ کری وہ کار
کی پیدا یہ خلق سر تا سر
نیست اور ہست اوسے ہے بر قدرت
نہین ہرگز دلیل کی حاجت
خالقِ جن و انس و ارض و سما
سبکا احوال اوسپہ ہی ظاہر
علم مین اوسکے سب ہی عیان
جہل و نقص اوسمین ہے نہین اصلا
پس نہوتا خدا اگر دانا
ہی سبہی مثل ذات پاک قدیم
یعنی ہی سُننی دیکھنی والا
کان اور آنکھ کچھ نہین درکار
اور جو ہین باطنی حواس اوسکے
نہ بصورت بہ معنی زندہ ہے
اس سے ہی حی قادر مختار
چاہی جس جسم مین کری پیدا
یعنی اپنی ارادے سی ہر آن
جلنسے عالم کا کچھ نہین نظام
پر نہین کرتا فضل و رحمت سے
نہ کیا ہی کراہت اسکا نام

ہونکو حکم بندگی کا کیا
ہدہ وہ صادق ہی یعنی اوسکا کلام
وٹ ہوئی اگر خدا کی خبر
عبث ہوتا ہے بھیجنا اونکا
ی ابدا وہ کہ مصلحت کے سبب
حکمت و مصلحت سی ہے یہ عمل
ہی جو موسی کلیم کی ایام
ادرکہ مجلسی اب یہ ہینگر بات
وح محفوظ مین جو کچھ ہی لکھا
عمر اک شخص کی ہو کم مثلا
ور کسی شخص کی ہو عمر سوا ئے
عالم آخرت کی سب اخبار
اول اوسکا نہین وہ ہی ازلی
سب یہ حادث ہین جتنی ہین ممکن
تو وہ ناقص ہوا اور حاجت مند
بعضے انمین سے گر نہو ہین صفات
ذات حق سی نہین صفات جدا
سب ہین مخلوق کی صفات جدا
ہوئی عالم جو علم ہو حاصل
ہوتی ہین اوسکی ذات سے ظاہر

اسکو ہمنی ارادہ جان لیا
ہی بہر امر صدق و سنت اتمام
انبیا ہوئی معتبر کیون کر
ہی منزہ عبث سی فعل خدا
گاہ منسوخ ہوتی حکم رب
نہین کچھ علم حق مین اس سے خلل
روز شنبہ کو تھا شکار حرام
لوح محفوظ و لوح محو اثبات
اوسمین تغییر کچھ نہین ہوتا
اور صلہ رحم کا وہ لائی بجا
ظلم او غضب حق سی کم ہو جائے
اور قیامت کے ہول اور آثار
آخر اوسکا نہین ہے وہ ابدی
نہین کوئی قدیم صانع بن
اس سی ہی شان ہے نیاز بلند
ہو وہ عاجز ترین مخلوقات
ہین یہ اوصاف عین ذات خدا
ذات سی اوسکی ہے خلاف خدا
ورنہ ہی بی شعور اور جاہل
ذات حق خود ہی عالم و قادر

اور گناہونسی جو منا ہی ہوئے
خبرین جو پیمبرونکو دین
انبیا جو خدا کی جانب سے
اور جو واقع کبھی ہوا ہی بدا
یعنی اک وقت حکم فرمائی
کیونکہ اوس وقت مصلحت وہ تھا
ہو اجب انتظام عیسی کا
حق کی درگاہ مین ہین دو لوحین
محو اثبات مین بدل جاوی
دی تصدق گر خدا سے دعا
عاصیونکو دئی وعید عذاب
سب یہ بلا شبہہ حادث ہوئین
سرمدی ہی نہین فنا اوسکو
گر نہو باقی و قدیم خدا
یہ ثبوتیہ سب صفات کمال
ہووی محتاج اور ناقص ہے
جیسے ہی ذات بی نیاز قدیم
آدمی مین حیات عارض جب
ذات حق آ مصدر آثار
اوسمین عارض کوئی صفات نہو

یہ کرامت ہے حق تعالی کی
حق تعالی نے وعدہ فرمائے
کہتی اور ہوتا برخلاف اوسکے
نہین خالی وہ مصلحت سی سدا
دوسرے وقت اوسکو منع کرے
دوسرے وقت عکس اوسکا ہوا
مصلحت سی وہ حکم فسخ ہوا
ثبت ہین سب مقدرات اوسمین
صدقے اور دعا کی باعث سے
عمر اوسکی کری زیادہ خدا
اور مطیعونکو وعدہ ہائے ثواب
اسکا مومن اب سب اعتقاد کرین
نیست کا کب ہی عدم اوسکو
ہوئی حادث فنا ہو اوسپہ روا
ہین سزاوار ذات عز و جلال
پس خدا ان عیوب سے ہی بری
ہین اوسکے سب اوصاف کارساز قدیم
ہو تو زندہ کہین گے اوسکو تب
ہی کہ یہ سب صفات اور گردان
نقص و حاجت سے ہی غنا اوسکو

اہل عرفان پہ یہ محقق ہی
وہ صفت گر قدیم ہی تو ہوا
اور جو حادث ہو وہ صفت تو خدا
یہ کہ وہ لاشریک ہی یکتا
اپنی بندونپہ کرتا وہ اظہار
اپنی حق کیطرف سے خلقت پر
یہ نبی اور وصی جو تہے کامل
پس ہمین ہی جکا یقین اوسپر
اور مددگار اوسکا کوئی نہین
نہ ہی نظم آسمان و زمین
اور جو ہوتین تو او تہے جنگ و فساد
اور اوسی وقت دوسرا یہ تہے
اور اگر حکم ایک کا ہو وان
اور مرکب نہین خدا اصلا
تب وہ ترکیب دی مرکب کو
اور مجسم نہین ہے ذات اوسکے
ہی عرض وہ کہ اوسکو ہو چاہیے
ہی عرض کی مثال رنگ و بو
کوئی اوسکی سٹین دیکھی گا
اور جہت اور مکان مین وہ نہین

ذات واجب بسیط مطلق ہے
لازم اوسکا تعدد و شدہا
ہو محل حوادث اپنی دانا
اسکی سن لی دلیل ای دانا
اپنی ذات و صفات سے تکرار
کیا اقرار سب نے وحدت پر
سب خلائق سے افضل و اعلا تہے
یعنی یکتا ہی خالق اکبر
ہین اگر تین خلق کی یہ بقین
ہو خلل انتظام مین یہ یقین
ملک آباد ہوئی سب برباد
کہ وہی آدمی خموش رہے
دوسری کا ہی عجز اور نقصان
کہ کسی چیز و نسبی نہین وہ بنا
بی نیاز اس سہی جانئی رب کو
عمق و طول و عرض سے ہی بری
اپنی ہو نہین کوئی شی درکار
عکس اوسکا ہی جو ہر اکچو شخو
نہ بدنیا و عالم عقبا
رویت اوسکی محال ہی یہ بقین

گر صفت زائد اوسکی ذات پہ ہو
اور یہ ثابت ہوا کہ غیر خدا
اس سہی برتر ہی ات عز و جل
یعنی ہوتا جو ایک اور خدا
ایک لاکہہ اور کئی ہزار نبی
سب نے اوس ایک ہی کو جانا خدا
ایسی لاکہونکا جتنے ہوئے یقین
نہین ذات اوسکی سہی کسیکی ذات
دوسری یہ دلیل ہی ظاہر
کیونکہ اک مملکت مین دو سلطان
دو خدا ہون اگر تو اک ونسی
حکم دونونکا ہو تو ہی یہ محال
عجز اور نقص سے بری ہی خدا
کیونکہ جب اک بنا نئی والا ہو
کہ جزو نسی کسیطرح ہووے
نہین جوہر ہی اور نہین وہ عرض
اور عرض جسمین ہو یا وہ شئے
نہین ایسا خدا کہ دیکہہ سکین ہم
نہین رکہتا وہ رنگ اور صورت
اور محل حوادث اوسکو نہ جان

اگر ہی حادث و یا قدیم کہو
نہین کوئی قدیم شی جز خدا
کہ حوادث کا اسکو کہی محل
وہ بہی پیغمبرونکو بہجوا تا
اور اسیقدر انبیا کی وصی
اور عبادونکا حکم اوسکی کیا
کہ کوئی دوسرا اله نہین
نہ صفات اوسکی سہی کسیکی صفات
کہ اگر ہوئی دوسرا قادر
نہین ہو سکتی صاحب فرمان
آدمی کو کہی کہ وہ بولے
نہو دونونکا تو ہی عجز بکمال
فرد و واحد ہی قادر یکتا
کئی جز ین کری فراہم جو
ذہن و خارج مین احتیاج اوسی
نہین کچہہ اوسکو احتیاج و غرض
خلقت ایزدی سے جوہر ہے
کسی مخلوق کی اوسی آنکہہ
نہین مانند نور و ظلمت
متغیر نہین خدا کی شان

بیٹھنا اوٹھنا ہنسنا اور رونا — کھانا اور پینا جاگنا سونا
اور عوارض جو شامل ہون اونکے — پائی جاتین کسی مقولے سے
عقل و وہم و خیال مین جو آئے — جسکو ادراک آدمی کا پائی
خود نہین وہ کسی مکان مین سمائے — خالی اوس سے کوئی مکان بھی نہین
فکر در کنہ ذات یزدانی — دی ثمر کچھ نہ غیر حیرانی
کیسا کیا کچھ نہین ہی کہہ سکتا — کوئی بیچون و بیچگون ہی خدا
کسی صورت کی گاہی اوسکی نہین — کسی شی کی کچھ احتیاج نہین
نہ بلندی مین عرش و کرسی پر — اور نہ تحت الثری مین اوسکا مقر
جب زمان و مکان کا تھا نہ نشان — تھا وہ موجود ایزد سبحان
کہتی ہین صوفیان نا معقول — یعنی کرتا ہی حق بشر مین حلول
ملکی دو چیزین ایک ہوتین بہم — اور ہوا اونسے اگر زیادہ و کم
ہو کسی شی کا ایک شی مین دخول — جیسے کوزہ مین پانی کا یہ حلول
کیونکہ مخلوق کی بدن نہین رہے

در بیان عدل گوید

دوسری اصل عدل ہی اے یار
ہین بدی و نیکی کار — کرنی والی ہین فاعل مختار
ہی جو بندہ و حق مین خیر و ثواب — اوسکا فاعل ہی نزد وہاب
نہین کرتا قبیح فعل خدا — نہ ارادہ قبیح کا اصلا
ہی جو واجب خدا پہ اوسمین خلل — نہین کرتا ہے خدا عزوجل
کرے حق ایسا کام رحمت سے — کہ ہون بندے قریب طاعت کے
لکھین کتب نازل او وعید عذاب — اور ہو نہین دے عذاب خیر و ثواب

الم و لذت و غم و شادی — صحت و درد و چین و آزادی
جسم اور سارے عرض سے — ہی خدا پاک اور بری سب سے
ایسی چیزون سے ہی وہ فرد جدا — پائی کیا کوئی کنہ ذات خدا
قدرت اوسکی ہی سب جگہہ حاضر — کیونکہ ہر چیز پر ہی وہ قادر
انبیا اور فرشتون کا ادراک — پائی کب کنہ ذات ایزد پاک
جیسے آپ اوسنے اپنی کی ہی ثنا — ویسا ہی ما سوا سے مستغنا
نہ زمانی ہی نہ مکانی وہ — ہی زمان و مکان کا بانی وہ
کسی جا اور کسی جہت مین نہین — خلق سی بی نیاز ہی یہ یقین
نیست نابود ہوگا جب عالم — وہی باقی رہی گا آپ اوسدم
بعضے کرتی ہین اونسے یہ دعوا — کہ ہمین حق سی اتحاد ہوا
ہوتا ہی اتحاد جب حاصل — ہی یہ نزدیک عاقلان باطل
جو کسی چیز کے نہو مانند — اور نہ ہو مکانکا حاجت مند
ہی خدا بی نیاز ان امور سے
ہی خداوند حاکم و عادل
معدلت پر بنا ہی نظم جہان — رکھی اونسی مرحمت و احسان
ہوئی بیجا اصل عبث جو کام — نہ کرے ذوالجلال والاکرام
تجبی ہی طاقت عباد ضعیف — فرض کی اونپہ اوس قدر تکلیف
لطف بندے حق مین واجب ہے — حق او پہ لطف یہ ہی ای طالب
اور کرین معصیت سی او حذر — جیسے بھیجی خدا نی پیغمبر
خاص الطاف حق سے ہین یہ امور — بندونکی حق مین جو ہوتی مذکور

کہتا ہی جابر ... وہ کلام
وہ جو ظالم ہین او نپہ لعنت ہے
قول پر اونکی ہی خدا ظالم
تیسری اصل ہی نبوت سن
عدل مین اسکا ہو چکا مذکور
عمدہ الطاف سے نبوت ہی
تو ہو معلوم کیونکہ اونکی نہین
ہو غرض جسکی ناقص و باطل
پس ہی واجب خدا پر رحمت
کہ ہوں ظاہر مین صورت انسان
درمیان خدا و پیغمبر
تا وہ خدا اوسی پہنچائے
نہین ممکن کبیرہ کو وہ کرین
کیونکہ گر انبیا کرین عصیان
تب تو بیجا حصل او عبث ہوگا
جو خلائق پہ انبیا بھیجے
تب ہو ثابت پیمبری اوسکے
معجزی اوسکی ہاتہ سی ظاہر
ہوی کب انبیا سی جرم و خطا

ہی بیان عدل ایزد ... متعال
اونکو فرمائی قادر علام
حق نی دور اوسی اپنی رحمت کیے
ظلم جسنی کیا ہوا ظالم

پس اگر لطف ترک ہووے اوس سے
ہین یہ جور و ظلم کی آثار
یہ جو کہتی ہین زمرہ بدبین
ظلم ہی یہ کہ شر کری پیدا

دربیان نبوت گوید

بندون پر اوسکے فضل و شفقت سے
بندگی کا طریقہ و آئین
سرزد اوس سے ہو کار بیجا حصل
بھیجنا انبیا کا خلقت پر
اور یہ معنی مقرب یزدان
واسطہ ہو نہ کوئی اور بشر
یا اوسی خواب مین خبر ہو جائے
یا صغیرہ کی مرتکب ہوئین
امت اوسکا نہ مانے کچھہ فرمان
جانب خلق بھیجنا اونکا
ہوتین معصوم سب گناہ سے
سب خلائق پہ برتری اوسکے
کرتا ہی کارساز اس خاطر
سہو و نسیان بھی نہین ہوتا

واسطی بندگی کی جن و بشر
پس خدا کی غرض نہو حاصل
ہووی محتاج و عاجز و ناچار
پس نبوت کی واسطی بھیجی
تاکہ انسانکو اوسنی ہو رغبت
حق تعالے کری کلام اوسنی
چاہئی ہوئین انبیا معصوم
روز مولود سی وفات تلک
نہو قول اونکا قابل تصدیق
نہین کرتا خدا عبث افعال
کری دعوے پیمبری کا کوئی
کیونکہ ہی معجزہ خدا کا کام
کہ خلائق پہ راستی اوسکے
غلطے پر مخالفون کی غور

یا عبث فعل اوس سے ظاہر ہی
ظلم سی ذو الجلال ہی بیزار
فاعل خیر و شر خدا کی تئین
آپ اور مرتکب کو دیوی سزا
گوش دل دیکی اب تو سن یہ سخن
لطف واجب ہے بر خدائے غفور
کبھی پیدا نبی نہ بھیجی اگر
ہووی فعل عبث کا وہ فاعل
پاک ہی ان عیوب سے جبار
حق تعالی نی آدمی انسے
جانکی اپنی جنس و ہمصورت
یا فرشتی کو حکم فرمائے
جرم و عصیان نسے کرا اسی معلوم
سرزد اونسی نہو خطا بی شک
اور رسالت نہ اوسکی ہو تحقیق
پس ہی واجب کہ امتحان یزدان
ساتہ دعوی کی لائی معجزہ
نہین ہوتا بشر سی ایسا کام
ہوتی معلوم اور نبوت بھی
کبھی اونکا ہی اعتقاد اس طور

کہ نبوت کی ہونی ہی پہلی شرط
بعضے کہتی ہین انبیا کی تئین
یا عبادت خدا کی چہوڑ کے گریز
جسکا ہو یہ عقیدہ باطل
نہین کچہ مدح و ذم کے وہ قابل
جو نبوت کا منصب عالی
ہوئی خلقی عیوب سے وہ بری
چاہی بہترین خلق اللہ
افضل اوس سے کہ ہوئی امت مین
ہو برابر جو کوئی تو ہی قبیح
والدین اوسکے ہون ازل سے ہی
شل جولا اور حجامت کے
نام والد کا اونکی عبد اللہ
خلق مین نطفہ ہی مانند
سب مین ہے اون جنابکا رتبہ
سب سے اول بنایا نور اوسکا
دہر مین ہی نبوت اوسکی عیان
آسمانی کتابون مین پایا
ہوئی دعوی کی متصل ظاہر
سب مین مخصوص معجزا اوسکے

شرط عصمت نہین کہ یہ ہے
جرم و طاعت مین اختیار نہین
ہین وہ مجبور ان اوامر مین
ہی وہ بی شبہہ احمق و جاہل
اور جمادات مین ہی وہ داخل
رکہی ہو عیب و نقص سی خالی
ہین جو مانند کور ہی کرکی
دین و دنیا کا ہوئی شاہنشاہ
نہ برابر ہو کوئی خلقت مین
غیر رجحان کو کیا ملی ترجیح
پشت در پشت مومن و ناجی
اور جو شہی ہین متبذل ایسے
ہی وہ ہی مطلب کا نور نگاہ
ہی وہ رتبی مین انبیا سی بلند
ذرے کو ہین آفتاب کا رتبہ
ہوا آخر مین گو ظہور اوسکا
نہین حاجت کہ ہو دلیل بیان
مژدہ اوسکی ظہور ہونی کا
ہاتہ سی اوسکی معجزی ماہر
زائد اس سے کہ جمع کر سکتی

نہین پیغمبری مین پاک وہ ہین
نہین طاقت خدا نی دی انکو
قول پر اوسکے وہ جو ہین معصوم
کیونکہ اپنی ارادے سے جو کوئی
رتبہ گرا نبیا کا یہ ہوتا
ہو خصال حمیدہ اسکا شعار
ہوئی عادت بشر مین عجیب
کہیے ان اللہ اصطفی یہ نظر
ہوئی افضل تو بر مفضول
ہو حسب اور نسب مین بہی برتر
صنعتین ایسی وہ عمل مین لائے
جان ہی آخر الزمان کا نبی
نور ہاشم ہی وہ بلند اوصاف
صاحب عز و شان الٰہی
حق نی اوسکی وجود کی خاطر
تہا وہ آدم سی پہلی ہی موجود
حق نی بہیجے ہین جتنی پیغمبر
اور تواتر سی ہم تلک پہنچا
جتنی عالم مین انبیا گذری
اہل بیت اوسکی سی امام جو تہے

اگر صغیرہ ہو
اگر کرین فعل معد[illegible]
ہین سراسر ثواب سی محروم
نہ بدی کر سکی نہ نیکوئی
کیون خدا کرتا اونکی مدح و ثنا
ہو صفات رذیلہ سی بیزار
مثل بغض و حسد نہین ریب
ہین ملائک سی انبیا بہتر
پائی افضل سے ہی نہ معقول
سب خلائق سی وہ بلند گہر
جس سے بقدر عرش مین کہلائے
حجت حق محمد عربی
اور وہ ہی نور چشم عبد مناف
خاص محبوب حق تعالیٰ ہی
کی یہ سب خلق اول و آخر
گرچہ آدم سی پایا اوسنی وجود
اوسکی ہونی کی ہی سبہی نی خبر
کہ نبوت کا سب سے کیا دعوا
معجز حق نی سبکی اوسکو دیئے
ظاہر اون سب سے معجزا ہوتے

کہتا ہی جابر ابن [illegible] ہین معجزی ونکی
[illegible] جناب کی ابتک
معجزی ابنیای سابق کی
ایک اون معجزون سی ہی قرآن
یعنی ختم الرسل نی فرمایا
ہی طبیعت کا میری یہ ایجاب
گر ہوئی تمام کا مقدور
پہر نہین مجکو کسی دعوی اور
سب نی تب عجز کیا اقرار
قدرت اوسپر جو ہوا اونکی تئین
اور کیا کیا ہون معجزات بیان
کافرونکی عمارتین سارے
چاند کی معجز ایسی دو ٹکڑی
اونکلیونسی روان کیا پانی
جتنی گذری ہین ابنیای سلف
یہ تواتر ہی روشن و ظاہر
اپنی خالق کی ایسی طاعت کے
ساری اعمال خیر مین بہ یقین
چاہئی ہو اعتقاد اسپر
بعد تکلیف اپنی مذہب پر

معجزی اوس جناب کی سارے
پشت در پشت مردمان ہر یک
اونکی ایام زندگی تک تھے
ہی وہ جبتک کہ ہیچ مین زن و زمان
حق کفار مین بحکم خدا
تو عبث کرتی ہو نزاع و فساد
کمتر اس سے بہی ہو تو ہی منظور
کرو آپسمین جمع ہو کر غور
عجز قرآن سی اونکا ہی اظہار
دیتی الزام اہل دین کو وہین
ہین خلائق پہ ظاہر و عیان
وو ہین لغزش مین آئین یکبار
گئی اور ساری خلق دیکھتی تھی
ساری لشکر نی وہ پیا پانی
ہی وہ ہر ایک سی افضل و اشرف
ہی وہ معصوم اقدس و طاہر
کہ کسی نی نہ اوسپہ سبقت کی
ہمسر اوسکا کوئی جہان مین نہین
کہ ولادت کی دن سی پیغمبر
کرتی تہی وہ عبادت داور

ہین جو ہفتاد و سہ گروہ امم
سنتی آئی ہین معجزے اوس سے
مگر اعجاز خاص مصطفوی
منکرون نے بہت تعدی کی
ہی تمہاری تئین اگر یہ گمان
تم بہی اپنی طرف سی مثل اسکے
کرتا ہون سہل تم پہ یہان تلک
فکر ہر چند کافرون نی کیا
اوس زمانی سی لیکی تا غایت
کیون عبث کرتی ہو قتال و فساد و
آپ جس رات کو ہوئی پیدا
دیکہی جو جائے اوس مکان تالگ
دست اقدس مین مصطفے کے حجر
سائی ہی اونکا پاک تہا اندام
اور ملائک مقربان حضور
ہین جو افعال مدح کی لائق
دور دامن سے اوسکی گرد عیوب
ہی حسب اور نسب مین ہے برتر
رکہتی تہی مرتبہ نبوت کا
گرچہ ہی عالمونکا اسمین خلاف

معجزی سب کے گئے ہین [illegible]
شک کوئی کیونکہ معجزون مین کری
تا قیامت رہے ہین وہ باقی
تب تو قرآن سے تحدی کی
کہ کلام خدا نہین قرآن
کرکی ترتیب لاو فرمایا پاس میرے
لاؤ مانند سورہ کوچک
پر نہ دارک کچھہ اونسی ہو نہ سکا
کوئی لایا نہ ایسی اک آیت
دیتی برباد جان اور اولاد
سید انبیا حبیب خدا
طاق کسری مین ہے شگاف ابتک
سنگریزون نے کی ادا تسبیح
ابر رکہتا تہا سر پہ سایہ مدام
خیل خدام اوسکی ہین مشہور
سب مین ہے سارے خلق سی فائق
سارے خوبان خلق سی ہے خوب
ساری عالم کی وہ خجستہ سیر
پر تہا حکم اونکو دعوت کا
بعضی کہتی ہین وہ بلند اوصاف

کرتی تھی طاعت خدائے کریم
ہین حقیقت مین دونون قول ضعیف
جو تھی ان اصلونسی امامت ہے
شرطین جو آئے ہین نبوت مین
ہی یہ واجب امام جو ہووے
بخشے حق اوسکو منصب عصمت
طبق دعوے ہو معجزہ جس کا
سب مین اہل زمان سے فائق ہو
دی نظر کافران سرکش کو
ہین جہان تک علوم کے استاد
دین و دنیا کی اپنے سارے امور
سب سے علم و عمل مین فائق ہو
ہی یہ مطلق محال اور ممنوع
چاہئی ہوا امام عالم کا
سخن ناپسند و باطل ہی
مقتدا سب کا کوئی جب نہو
کہ کسی عہد مین زمانہ کبھی
سبکو معلوم ہے نہوگا نبی
جسکا اوسکی جہان کسی حلت ہو
تا نبی کی کرین نیابت وہ

حب دین مبین ابراہیم
بعضے کہتے ہین سابق از بعثت

در بیان امامت گوید

ہین مناسب ہے وہ امامت مین
ہو معین خدا کی جانب سے
خلق پر افتخار اور عزت
ہی امام بحق بحکم خدا
مہتر و بہتر خلائق ہو
اور نہ جہاے ستم کی آتش کو
دانش و علم مین ہو سب سے یاد
لائین اہل زمانہ اوسکی حضور
حاکم و مرجع خلائق ہو
کہ کسی کے کرے امام رجوع
عصر مین آنے واحد و یکتا
کہ امامت کی شرط زائل ہے
کوئی اونسی امام تب ہوا
نہ رہی حجت خدا سی ہے
کوئی بعد از محمد عربی
کوئی تو حافظ شریعت ہو
حشر تک اپنی اپنی نوبت وہ

خبر نبوت کی سب صفات نبی
فضل و حکمت سے کردگار او
اور کرے معجزات اوسکو عطا
ہین جہان تک جہان مین خوب خصال
ہو سخاوت مین شہرہ آفاق
سنے ہر درد مند زار کے
نام جس رتبے کا امامت ہے
عدل و انصاف سے یہ حکم خدا
سرکشون کے تئین سزا دیوے
ہون مسائل جو مشکل اور دقیق
وہ کہ زیدیہ کہتے ہین دو امام
گر ہون اک وقت مین امام کئی
لطف واجب ہے حق تعالی پر
دین و اسلام کے جو ہین والے
کیونکہ وہ انبیا کا خاتم ہی
اس لئے بہر حفظ دین مبین
ہین گی آثار دال او اخبار

دین عیسی پہ [illegible]
حق وہ ہی جسکی [illegible]
لطف حق وہ سے بے نہایت ہے
چاہئے مطلقا امام کو ہے
نائب بنے ہی نبی کا ٹھہرائے
تا کہ ثابت ہو ادعا اوسکا
کرم و خلق و علم و فضل و کمال
اور شجاعت مین ہو یگانہ و طاق
عاجزون کے کرے مددگاری
دین و دنیا کی وہ ریاست ہے
سبکے حاجات کو کرے وہ روا
داد مظلوم لیوے ظالم سے
اوس سے اہل جہان کرین تحقیق
کہ ہون اک عصر مین امام کئی
ہو نہ مثل اپنے کا مطیع کوئی
ہی یہ عالم مین لطف حق کا اثر
اونسے ہرگز نہو زمین خالی
شرع اوسکی جہان مین قائم ہے
کہتے بارہ ہین وہ امام حق تعین
اکثر اس مدعا پہ ای دیندار

کہتا ہی جابر ابن عبد اللہ
ہمنی پہچانا حق تعالی کو
کہ وہ ہین کون جنکی طاعت کا
اول اونکا علیؑ ہی میرا اخ
اوسکو پہنچانا تو سلام میرا
وہ زمین کو بہری عدالت سی
اور آیہ سی ہوتا ہی معلوم
شہدا سی مراد ہین حسنینؑ
ہی یہ مروی کہ سید الثقلین صلعم
اور امام بحق کا ہی بہائی
جانشین محمدؐ عربی
افضل و بہترین مخلوقات
نامزد ہمت و سخاوت مین
رکہتی ہو جسکی ہاتہ کی ضربت
سب گناہونسی پاک او معصوم
ہین جہان تک فضائل او کمال
حق تعالی کی وہ عبادت تہی
معجزات اوسکی کیا بیان کرون مین
کیا خیر البشر نی روز غدیر
او امامت پہ اوسکی بیعت نی

یعنی جب آئۂ اطیعوا اللہ
اور یہ جانا کہ تم تمیز ہو
حق تعالی نی ہمکو حکم کیا
پہر حسنؑ پہر حسینؑ پہر ہی علیؑ
بعد اوسکی ہین جعفر و موسی
جنکہ جور و جفا سی پُر ہوئی
جسکی تفسیر مین ہی یہ مرقوم
دونون خیر البشرؐ کی نور ازل
متوجہ ہوئی ہوی حسینؑ
اور پدر نو امام کا ہی یہی
ہی بلا فاصلہ علیؑ و ولی
ہی علیؑ بعد احمدؐ خوش ذات
نامور مرد و شجاعت مین
طاعت انس و جن پہ قوت و ثبت
حصن فضل و کمال و باب علوم
سب مین فائق تہا وہ بہ حجت و فضائل
کہ کسی نی نہ اوسپہ سبقت کی
کہ شمار اور حساب سی ہین فزون
حکم سی حق کی جانشین و وزیر
ہین براہین عقلی و نقلی

ہوا آخر تلک نزول او سدم
دونونکی ہین مطیع و فرمان جبر
کہا حضرتؑ نی ہین خلیفہ میری
پانچوان ہی محمدؐ باقرؑ
پہر رضا پہر تقی ہی پہر ہی نقی
آیا ہی جس مین صفا وقتون کی تلک
ہی انہونسی احمدؐ عربی
صالحین نو امام ہین باقی
اوسکو فرمایا یہ مرا فرزند
ان اماموںسی ہو نوان قائم
ہی یہ عالم مین ظاہر اور روشن
ہی یہ حکم خدا و نص رسولؐ
کفر و بدعت کا زور پست کیا
کیا شجاعت کا اوسکی ہو بیان
فرد و یکتا خدا کی طاعت مین
اک پلک مارتی کبہی عصیان
ثانی اوسکا نہ تہا شجاعت مین
ہین کتابون مین ثبت اور مرقوم
اور قرابت جو اوسکو تہی بہ نبی
بس یہ معمول انبیا کا ہی

کہا مینی کہ ای شفیع امم صلعم
دو اولوا الامر کی بہی ہمکو خبر
اور ہین مختار امر میری کی
پائی گا زود اوسکو تو جابر
پہر حسن عسکری ہی پہر مہدی
حکم رہنی کا نص ہی بیشک
اور ہی صدق اونسی علیؑ و نبی
سید الساجدین تا مہدی
ہی امامؑ اور امام کا فرزند
ہی وجود اوسکی سی جہان قائم
نہین کرسکتا کوئی اسمین سخن
پس وہ افضل ہی اور سب مفضول
بت پرستون کو حق پرست کیا
لافتی سی عیان ہی اوسکی شان
ورع و زہد مین عبادت مین
نہ کیا حق کا ظاہر او نہان
نہ کوئی ہمت او سخاوت مین
اور ہین سب خاص و عام کو معلوم
اس سی واقف ہین خاص و عام سبہی
معوز اول سی ہوتا آیا ہی

جس نبی کی قریب رحلت ہوے
آئی آدم کی جب قریب رحلت
یون ہین ہر اک پدر کے بعد پسر
جبکہ آئی خلیل کی نوبت
ہوئی یعقوب بعد ازان سرور
زندگانی مین جانشین ہوے
بعد عیسی کے جانشین اوسکا
ہین گے قرآن مین آئین اکثر
متفق ہین مفسران کلام
دشمن اور دوست متفق ہین تمام
جسکی اول ہی انما طاہر
یہان ولایت خدا کی ثابت ہے
یعنی اثبات شی کا ہوا وہ
ایسی مومنین جنہون نے زکوٰۃ
ہی روایت کہ افتخار عرب
ہوا جبریل نازل اوس ساعت
ترجمہ آیہ کریمہ کا ہی
سمت پیغمبر خدا کی جانب سے
اور کریگا تیری نگہدار
پیمبر بلوایا آگی تہی جو گئے

کری نائب وہ اپنی بیٹی کو
شیث کو دی ریاست خلقت
ہوا انہا جانشین اور مہتر
جانشین اوسکی بعد بی حجت
یونہین بعد اوسکی یوسف اوسکا پسر
ہوئی جسدم وفات موسی کی
ہوا شمعون جو اقربا سی تہا
نص ہین جو بر امامت حیدر
اسپہ اور راویان خاص و عام
کہ نہین جز علی یہ اور کا کام
اور ہی لفظ اگرچہ گون آخر
اپنی بہی اور پیغمبر اپنی ہے
اور وہ نفی ماسوا کی کرے
دی ہی درحالت رکوع صلوٰۃ
کرچکی حجۃ الوداع کو حبیب
لایا حق کیطرف سی یہ آیت
یون ہی اکثر مفسرون نے لکہا
اور اگر اوسکو تو نہ پہنچائے
شر مردم سی ایزد بار
پہنچی جو رہ گئی تہی آ پہنچے

نہ پسر ہو تو اقربا سی کوئی
شیث نے جب کیا جہان سی سفر
نوح نے جب کیا جنان مین مقام
دو پسر اوسکی نامدار و جلیل ہی
اسی صورت سے نوبت موسی
بیٹا اوسکی چچا کا یوشع تہا
اسی سنت پہ جانشین ہوے
بعضے اونمین سی پڑہ ہم ضرور
یعنے نخست مین جو خاتم ہی
جب ہوا مرتضی علی سی یہ کام
شاہ مردان کے ہی امامت پہ
انما سی کہ حصر کا کلمہ ہی
منصرف نہین تمہارا اگر
جو خدا و نبی کو ثابت ہو
پہری سوئی مدینہ با مردم
جس کا یا ایہا الرسول ہی و
یعنی ای سید رسل پہنچا
اپنی اللہ کی رسالت کا
سید المرسلین یہ سن اوسجا
اوشترونکی جہاز سی منبر

ہو جو نزدیک وہی نبی وصی ہی
ہوا قائم مقام اوسکا پسر
ہوا قائم مقام اوسکا سام
ہوئی اسحق اور اسمعیل ہی
آئی جب اوسکا بہائی ہارون تہا
نائب اور جانشین اوسکا تہا ہی
ہوا داماد ابن عم نبی
ہوتی ہین مجملاً یہان مذکور
ایک سائل کو وہ رکوع مین دے
ہوا نازل ہے یہ آیہ تمام
دال یہ آیہ ای خجستہ سیر
ہی وہ اور فائدہ ہی یہ اوسکا
قادر ذوالجلال ہی و پیغمبر ہی
وہ ولایت علی کو ثابت ہو
پہنچی در منزل غدیر خم
ہی من الناس آ حزای افضل
لوگون کو وہ جو کچہ نزول ہوا
تو نہ پہنچانی والا ہوئیگا
ٹہری اور جی نماز ظہر ادا
ہوا برپا یہ حکم پیغمبر

آئی منبر پہ سید دوسرا
اونکی خاطر گئی ثواب بیان
اور یہ فرمایا ہی حلال وہ ہے
ہی جو یاسین مین امام مبین
رکہی بغض اوسکا جسکی دل مین آہ
جسکا مولا مین ہون علی اوسکا
کہا ای مومنان علی ہی وصی
پس صدا اپنی کو بلند کیا
پہر با بانگ بلند فرمایا
پس بلند اسقدر علی کو کیا
یعنی جس شخص کا ہون مین مولا
دوست رکہ اوسکو علی کی تئین
یاری کر اوسکی جو کری یاری
پہر علی کو کہڑا کیا بہ زمین
اوتری منبر سی اور کیا کلام
ہوئی فارغ سلام سی جب قوم
نعمت اپنی تمام کی تم پر
وہین تکبیر کی زبان سی ادا
ہو نا راضی مری نبوت پر
ساری اصحاب اپنی بلوائی

اور کیا خطبہ طویل ادا
جو علی کی ہون تابع فرمان
کری جس چیز کو حلال علی
ہی وہی یہ امام با تمکین
کبہی بخشا نجائی اوسکا گناہ
ہی میرا بہائی اور وصی مولا
میرا اور ظرف علم اور بہائی
تا بحدیکہ حاضرون کی سنا
یعنی کیا تمسی نہین ہون مین اولا
کہ بغل کی سفیدی کو دیکہا
ہو نہین مولا ہی یہ علی اوسکا
دوست رکہے بہ روی صدق و یقین
چہوڑی جو اوسکو چہوڑ دے خوار
کہا حاضر ہین یہان جو اہل دین
کہ کرین مرتضی علی کو سلام
لائے جبریل آیۃ الیوم
اور ہوا تم سی راضی و خوشتر
یعنی سب سی بزرگ تر ہی خدا
اور میری بہائی کی امامت پر
اور فرمایا جسطرح پہلی

شامل حمد خالق اکبر
اور ڈرایا وعید سی اونکو
اور کری جو حرام ہی وہ حرام
اوس سی منکر جو ہوئی نا معقول
منکر اس سی ہر قول کا ملعون
بازوی پر پاک مرتضی پکڑی
مین تو منذر ہون اور ہادی علی ہے
ہی روایت کہ تہی وہ جو موجود
سنکی اس گفتگو کو عرض کیا
تہی موجود اوس جگہ خلقت
کی اوسی حال مین خدا سی دعا
الٰہی خداوند دشمن اوسکا ہو
کر مخالف یہ اوسکی تو لعنت
حکم یہ غائبونکو پہنچائین
یعنی نعمت از سلام بی تا خبر
آج کی دن تمہارا دین کیا
سنکی حضرت خدا کا یہ ارشاد
شکر حق بر کمال دین مبین
ابن ملجم تیغ سی زخمی
مین بہ حکم خدا و پیغمبر

اور بیان فضائل حیدر
نہ کرینگی اطاعت اوسکی جو
اور خدا کیطرف سی ہی وہ امام
اوسکی توبہ کبہی نہ ہوئی قبول
اور ہی مغضوب قادر بیچون
اور کیا زور سی بلند اوسکی
مین نبی ہون علی ہی میرا وصی
مرد بہتر ہزار سی افزود
سب نی تب آ ری بار بخدا
بعد اوسکی یہ بولی وہ حضرت
یعنی پروردگار بیہمتا
ہو وی دشمن مری وصی کا جو
دی جہان ہو بحق اوسی وصلت
تاکہ سب مسلمین خبر پائین
کہین سب اوسکو مومنونکا امیر
کامل ای مومنان برای شما
ہوئی اوسدم کمال خرم و شاد
اور تمامی یہ نعمتونکی تو نہین
جب ہوئی مرتضی علی وصی
ہون امام اور خلیفہ تم سب پر

حسن مجتبیٰ ہی امیر السپہر
بعد میری امام اور رہبر

زہر کاری دیا حسنؑ کو جب
نائب اوسنی کیا حسینؑ کو تب

کربلا مین حسینؑ نی اپنا
نائب اور جانشین علیؑ کو کیا

ہوا پہر جانشین علیؑ کا پسر
باقرؑ اوسکا جانشین جعفرؑ

ہوا جعفرؑ کا جانشین موسیٰؑ
وارث اوسکا ہوا علی رضاؑ

پہر تقیؑ بعد ازان علیؑ نقی
پہر حسن عسکریؑ ہی پہر مہدیؑ

ہین یہ سب حجت خدا بارہ ۱۲
ختم مرسلؐ کی اوصیا بارہ ۱۲

وارث منصب امامت ہین
صاحب معجز و کرامت ہین

ہین یہ سب بیگناہ اور معصوم
ہین یہ دریائے فیض و بحر علوم

ہادی و رہبر خلائق ہین
سب سے علم و عمل مین فائق ہین

سب نے دعوے کیا امامت کا
گنج ظاہر کیا کرامت کا

معجزے خلق کو دکہائے بہت
دردمندونکی کام آئی بہت

آج تک اونکی نام نامی سے
کھلتے ہین مشکلات کے عقدے

ہین یہ سب برگزیدۂ آفاق
حق کی طاعات مین یگانہ و طاق

جسکو حق کی رضا کی رغبت ہے
لازم اونکی اوسی محبت ہے

جو کوئی دین حق کا طالب ہے
اوسے اونکی پیروی واجب

ہی اماموں سے بارہوان ۱۲ قائم
لیکن آدمؑ نبی سی تا خاتمؐ

سبکے فضل و کمال اوسمین ہین
علم و خلق و جمال اوسمین ہین

ہی ہمارا امام اور صاحب
جور اعدا سی مخفی و غائب

ہی وہ خورشید دین اگر مستور
عالم اوس سے ہی روشن و پرنور

جب خدا چاہی وہ ظہور کرے
حکم حق کا ہی انتظار اوسے

ظلم سی جب بہر گیا سب عالم
عدل انصاف وہ کری اوسدم

ہر طرف ہر طریق ناحق ہو
دین حق کو رواج و رونق ہو

ظالم اپنی عمل کی پائین سزا
اور ملی مومنونکو نیک جزا

عدل انصاف پر وہ جب آئے
علم پر اپنی حکم فرمائے

نہ کری شاہد و گواہ طلب
منکشف ہو حقیقت اوسپر سب

ہوگا دجال کا جو فتنہ و زور
جب وہ سلطان دین کریگا ظہور

آسمان سی زمین پہ آئے عیسیٰؑ
حکم حق سی توفیق ہو اوسکا

وہ امامت کریگا اور عیسیٰؑ
پیچھے اوسکے کری نماز ادا

جمع لشکر مین اوسکے ہون ابرار
خضرؑ و الیاسؑ ہون سپہ سالار

قتل دجال روسیہ کو کری
دار پر اوسکی لاش کو کھینچی

اوسکی فرمان سے کری جو عدول
تیغ خونریز سی وہ ہو مقتول

نیست نابود ہوئین سب اشرار
دی مطیعونکو نعمتین بسیار

مملکت ہو کمال آباد ان
گم خرابی کا ہوئی نام و نشان

مومنونکی کمال کثرت ہو
جنکو جمعیت و فراغت ہو

دولت اوسکی خدا فزون تر کری
مومنونکو وہ دن نصیب کری

یہ جتانا ہمین امامت کے
مرتبی فضل اور کرامت کے

جن مین نہ ہو وہین ائمہ و تینہ
غیر کو اونکی یہ مجال نہین

کہ امامت کا کرسکی دعوا
اور یہ دعوی جنہون نے پہلی کیا

وہ سب اس امر کی ہی قائل
دعوی اونکا ہی فاسد و باطل

تینون اول یہ حیلہ و تزویر
جب رسول خدا نے کی رحلت
پس وہ تدفین مین ہوے مشغول
تھی قلیل اونمین دوستان علیؑ
بعضے بولی کہ ہی علیؑ منصوص
آخر الامر با فریب و دغا
تب یہ جور و جفا خلافت کی
ستم و جور کی دکھائی آگ
کی معاش اوسپہ تنگ غصب کیا
ہین امامت کے جسقدر اوصاف
سالہا اہل شرک و کفر کی ساتھ
نہ خدا و نبی کی تھی منصوص
عہد مین اپنے تہا ہر اک نی
طاق نسیان پہ سنتون کو رکھا
ہی جو علامہ کی کتاب الفین
اور مروانی و بنی عباس
پانچوین ہی اصول دین سی معاد
بعضے کہتی ہین ہے وہ روحانی
بعضون نے حق یہ ثابت ہی جانی
الم و لذت و ثواب و عقاب

ہوتی جو غاصبان حق امیر
اہل بیت اوسکے صاحب عصمت
مرتضی اور سب اہل بیت رسول
اور تھی کثرت سی دشمنان علی
ہی امامت کا نام فرد مخصوص
ہوا ابوبکر پیشوا سب کا
ہی وہ مشہور جو شقاوت کی
گہر مین جا تو نکی لگائی آگ
تہا جو باغ فدک نبی نی دیا
اونکی اطوار سب تھے اوسکی خلاف
بت پرستی مین ڈالتی رہی ہاتہ
کوئی فضل و شرف نتہا مخصوص
دین حق مین بہت کتی رخنے
اور کی احداث بدعتون کی بنا
بہر ابطال ثالث و تخمین

اونکا غدر و فساد و کفر و نفاق
ہوتی مشغول گریہ و زاری
پاتی اون مفسدون نے تب فرصت
ہوتی جسوقت گفتگو آغاز
نہ سنا یہ منافقون نی سخن
بانی اس امر کا ہوا ثانی
مرتضی سی بجبر بیعت لی
الیسا معصومہؑ پر گرایا در
اونکی ہین بحیائیان مشہور
تھی وہ آداب علم سی محروم
نہ نسب مین بلند گوہر تھے
اور وہ ظاہر مین لاتی جب اسلام
کتی احکام حق بہت تبدیل
ہین کتب مین مطاعن اونکی بیان
اوسمین مرقوم ہین دلیلین سب

ہی تواتر سی شہرہ آفاق
کر چکی جب وہ تعزیہ داری
کی ثقیفی مین جا کی جمعیت
کہا ہر اک نی اپنی پکار ار
کیونکہ سب جانتے تھی ہو دشمن
تہا وہ بغض و حسد مین لا ثانی
فاطمہؑ کو غضب اوس بت نے دی
کہ سقط ہو گیا شکم مین پسر
نہین کچہ یہان بیان سکا ضرور
جہل اونکا جہان مین ہی معلوم
اور نہ جنگاہ مین دلاور تھے
کیا اکثر خلاف فخر انام
دی فضیلتون کو غیر تفضیل
نہین عالم مین مخفی و پنہان
جو کوئی چاہی دیکہی اونمین سب
انہین تینونکی طرح ہی نسناس
ہی خلاف اوسمین اے خجستہ نہاد
اور اوٹہا وہی عذاب کی لئے
بعد بوسیدہ ہوئی نی یہ بدن
متفق اسپہ ہین مسلمان سب

در بیان معاد گوید

یعنی عقبی مین روح انسانی
یعنی ہی یہ معاد جسمانی
ہو انہین جسمون پر بروز حساب

کری حاصل ثواب کی لذت
کری گا زندہ قادر ذو المنن
ہی بلا شبہ حق یہی مذہب

هون دلائل بهت سی اسپه قوی
نه ملی هان اگر جزائی عمل ٭
اور هی آن سی ظاهر روشن
هین جو فرموده رسول انام
نقل صادق سی هی هم مردن
دوست کو خلد کی بشارت دین
جیسی جامه کسی کا هو چرکین
هین یه مومن سے موت اوصاف
جمع اسطور پر هی اونکو کیا
وهی هین قبض کر کی اوسکی تئین
صاحبونکی فرشتگان عذاب
روح جلین تمس در میانکی مدمن
اور یون هین کافرونکی روحونکا
کهر هی ارواح مومنون کا مقام
اهل دین هین عزیز تر اسی
کاظم معتقد اسی عرض کیا
کر سی هر هفته آتا هی کوئی
خیر و خوبی سی دیکهتا هی کہ
بیان اجماع مسلمین اسپر
هی روایت امام صادق سے

اوسی کرتا هو مین بیان کئی ٭
هوتا هی عدی مین خدا کے اخلا
یعنی مردونکو قادر ذو المنن
عالم آخرت کی سب احکام
دوست هوئی همارا یا دشمن ٭
جائی دشمن تیا مین دوزخ مین
پر بهشت سی نکالی اوسکی تئین
موت سے کافرونکی اسکی خلاف
ملک الموت قبض هی کرتا
عرض کرتا هی وه خدا یه تئین
قبض روح حسن کرین بر جبر و عتاب
سب اماکن مین اپنی اپنی رهین
هوا بر بهوت مسکن و ماوا
سبز مرغو تهی حوصله مین مدام
که رکهی حوصله مین مرغونکی
آتا هی پاس اپنون کی مرتا
ماه کی بعد یا برس کی کبهی
تو وه هوتا هی خرم و خوشتر
یعنی پرسش هو قبر کی اندر
یعنی وه معتقد هین عزما تے

هین تکالیف حق جو دنیا مین
هی خلل و عدیمین تیم و زبون
کر دیگا زنده پهر اوسی دستور
فرض و لازم هی مومنونکی تئین
اوسکی پاس آئی هین شه ثقلین
اور یه فرماتی هین علی حسین
دور رتن سی کری غسل و تجهیز
قبض ارواح مین بکید تیز ٭
بعضی روحونکو هاته سی اپنی
روح هین اونکی ملائک رحمت
اور هی برزخ کا اعتقاد ضرور
هین جو ارواح هین مومنونکی تمام
صادق معتقد اسی راوی نی
سنکی حضرت نی اوسکو فرمایا
جیسی یهان هی بدن اون کی
کیا ارشاد آتی هی میت
شکل مرغ لطیف بر دیوار
کر پریشان پائی اونکی تئین
روح داخل بدن مین اوسکی کرین
کرتی انکار تین چیز کا جو ٭

توهی وعده و عوض کا عقبی مین
پاک اس سی هی قادر بیچون
جیسی اول هوئی تهی وه مفطور
کرین ان سبکا اعتقاد و یقین
اور علی اور مجتبی و حسین ٭
یعنی مومن تو مومنین هی حبیب
پهنی خوشبو لباس نے تا حشر
هین احادیث مختلف اکثر
بعضی کو آگی تابعین اوسکی
کرتی هین قبض جو کرین طاعت
یعنی مرنی سی تا به یوم نشور
اونکا هی وادی السلام مقام
پوچها سنتی هین هم خلایق سے
که حضور خدائی جل و علا
وهان هے اونکی بدن ان کی خوشحال
جتنی هوا وسکی قدرت و عجب
دیکهتا هی وه حال خویش و تبار
هوتا هی او حال پر غمگین
اعتقاد اوس سے سب پوچهین
تو نه اوسکو همارا شیعه کهو

وہ شفاعت ہے اور سوال قبور
بعضے کہتے ہین اونکے نام خواص
مومنونکو دکھائین صورت خوب
ہی یہ مشہور ہونگی وہ سائل
دین جنکا ضعیف ہی اونسے
انتقال اس جہان سے جب فرمائین
ہین جو برحق امام اور معصوم
مومنونکی قبور مین روزن
یونہین دوزخ کی رخ سے ہوتے فراخ
خلق حق نی کیا ہی اسرافیل
یونہین او صور کی ہین دو طرفین
سورۂ نحل مین ہی یہ مذکور
آسمان و زمین کے سب ساکن
کئی اشخاص وہ رہین جیتے
چاہی نفخ صور کا اقرار
ہوئین اکبار نیست اور فانی
چاہئی دل سی اعتقاد اوسکا
جعفر مقتدا کی خدمت مین
کہ خدا نے یہ عبیر اپنی کو
اور یونہین اہل آسمان بھی بینا

اور یہی معراج یاد رکھ تو ضرور
مختلف ہین یہ بسبب اشخاص
کافرون کو مہیب و نامرغوب
اونسی ایمان جنکا ہی کامل
اور تلقین جنکو کی ہوئے
انہین جسمونسی آسمان پر جائین
اونکی فرمانی سی ہی یہ معلوم
ہون کشادہ بجانب گلشن
کافرونکی قبور مین سوراخ
دی ہی اوسکی تئین کو صور طویل
اک ہی مشرق مین ایک مغرب مین
یعنی جسوقت بہونکا جائے صور
ہون تزلزل مین خوف سے اوسدن
بعضے تفصیل دار ہین کہتے
ہوتی سب مومنونکو بی تکرار
ہوگا بعد اوسکی نفخۂ ثانی
موت ہر زندہ کو ہی غیر خدا
دیا ہٹی کا اونکی پرسا او نہین
دی خبر اوسکی مرنی کی یہ سنو
ہان مگر حاملان عرش رہین

یونہین تحقیق جاننا ہی روا
مومنونکو مبشر اور بشیر
دیوین جنت کی مومنونکو خبر
اور نکیرین بحبت کافرونسی سوال
انبیا اور اماموں کی روحین
وہ رہا کرتی ہین خوش و دلشاد
کہ معین بعالم برزخ
نعمتونکو بہشت کی پائین
تا حرارت سی اوسکی وہ ہر یک
جیسی مخلوق وہ ہوا ملک سے
حکم حق کا ہی انتظار اوسے
خلق اللہ خوف و بیم مین آئے
کہتی ہین ہوئے خلق سب فانی
یعنے جتنی مقربان حضور
دم اول مین سارے اہل زمین
زندہ اک دفعہ ہوئی سب خلقت
نقل ہی جب وفات اسمٰعیل
بھیجے حضرت نے رحمت او نکے تئیں
پس مرینگے تمام اہل زمین
ملک الموت اور میکائیل

قبر مین دو فرشتون کا آنا
کافرونکو ہین منکر اور نکیر
کافرون کی تئین وعید سقر
غیر اہل جنون اور اطفال
رہتی ہین سائلن اپنی جسمونمین
انہین جسمونمین اسکو رکھیو یاد
ہین خدا کی بہشت اور دوزخ
تا قیامت مدام شاد رہین
وہان معذب ہین میت قیامت تک
صور اوسکی دہن مین ہے اب تک
پائی جب اذن صور کو وہ پہونکے
دونون عالم مین تہلکہ پر جائے
جسکو چاہی قضائی یزدانی
رہین چارون ملک جو ہین مشہور
اکثر اہل آسمان بہ یقین
طرفۃ العین مین اوسساعت سے
ہوئی تب آیا اک شخص جلیل
کیا ارشاد پہر زبانسی ہین دین
کوئی رہنی کا باقی اونسی نہین
رہینگی زندہ و سہ دم اور جبرئیل

ملک الموت پیش حضرت رب
نام سب کے عرض جب کرینگے ملک
تب فرشتی کہینگے خدا سے وہ ہین
ملک الموت آئے حق کی حضور
حکم ہو جا ملو نکو مر جائین
جب یہ فرمائی کردگار عظیم
وہ بہی مر جائے جز خدا کوئی
ہین کہان اب وہ بدگہر کفار
بعضے آثار ہین قیامت کے
اور جو نہین ہوگا دابہ پیدا
ہو قیامت کو سخت خوف و بیم
عالم اوس روز ہو تہ و بالا
ہین وہ قرآن مین آیتین اکثر
ایہا الناس تم خدا سے ڈرو
کہ جو دیتی ہی دودہ لڑکی کو
دیکہنی مین مست ہو خلق تمام
قول ہے یہ جناب صادق کا
پس کیا ہی خدا نی جو وعدا
ہوئی منبر ہزار درجی کا
یعنی یہ وہ مقام ہی محمود

آئی گا پوچہی گا خدا یہ تب
اونکی باقی رہی ہین جو ہر یک
ہین یہ دونون تیرے رسول و امین
اوسکو فرمائی کردگار غفور
نہ رہی زندہ کوئی جب اونمین
کون باقی ہے تب یہ دہشت و بیم
نہوا اوس وقت زندہ و باقی
دیتی تہی جو میرا شریک قرار
ہونگی وہ نفخ صور سے پہلے
اسکا احوال ہی کتب مین لکہا
ہول اون سند کا ہی شدید و عظیم
جائی گردون پہ خلق کا نالا
جن مین ہے ذکر شورش محشر
بدرستیکہ روز محشر کو
وہ بہی ہزار اوس سے صغیر ہو
مست لیکن نہو وہ اوس ہنگام
یعنی فرماتی ہین رسول خدا
مجہ سے اوس وعدیکو کرینگا وفا
جاؤن منبر پہ مین بہ حکم خدا
جسکا تہا مجسی وعدہ معبود

یعنی ہی کون کون وے باقی اب
حکم اوسکو کریگا رب جلیل
حق کہیگا یہی مقدر ہی
کون زندہ ہی تب وہ عرض کریگی
ملک الموت خوفناک آتے
ملک الموت حق سے عرض کریگی
آسمان و زمین کو لیکے خدا
دوسرا جانتی تہی میری سوا
ہین جو یاجوج نام اور ماجوج
ہوئی مغرب سی آفتاب نمود
انبیا یاد کر کی روز شمار
اور قیامت کے روز کی مقدار
ایک آیت کا حاصل مضمون
ہوئیگا زلزلہ شدید و عظیم
عورتین باردار گہبرائین
سخت دشوار ہی عذاب خدا
کہ یہ ہی مجسی وعدہ معبود
ہوئی جس روز عرصہ محشر
آئی جبرئیل جب لوا کو لئی
پس علی کو طلب کرو اوسدم

باوجود اسکی جانتا ہی وہ سب
کہ مرین جبرئیل و میکائیل
مرگ ہر روح پر مقرر ہے
مین ہو اور حاملان عرش ترے
اور نہ اوپر کو بہم سے دیکہے
کوئی باقی نہین سوا میرے
دست قدرت مین تب کریگی ندا
کفر اور جہل سے خدا اپنا
اونکا ہوئیگا اس جہان مین خروج
چوتہی ہی ان علامتون سی دود
کہتی تہی الامان پکار پکار
سال مشہور ہین پچاس ہزار
نظم اس مختصر مین کرتا ہون
ایسا دن ہوئیگا خوفناک و الیم
حمل اسقاط اونکی ہو جائین
اس سبب ہو زبون حال انکا
یعنی مجکو مقام وہی محمود
نصب ہو میری واسطی منبر
دی وہ اوسدن لوائے احمد مجہی
آئی منبر پہ وہ امام امم

بیٹھی ایک دریچہ پہ وہ مجتبی
اور کہی مجتبی وہ خجستہ لقا
کنجیان اوسکے ہاتہ سے مین لون
حق کی جانب سے جو کہ تہا موعود
دی مجہی کنجیان جہنم کی ۞
ایسی تابع ہماری وہ ہوئین
ہوئی چوبیس پایہ کا منبر
شیعہ اپنا وہ جان لی جسکو
حشر کو ہون ملائکہ محشور
بعضے ونسے کہ لائی ہون ایمان
داخل خلد ہوئے ہین اسمین خلاف
جائین گی اوسکی ساتہ جنت مین
بعضے کہتی ہین قادر رحمان
قول ہی کافرونکی سب اخلاف
اک روایت ہے اتنی عرصی مین
ایک سے دوسے ویگا لینا حساب
کرتی ہین ابن بابویہ بیان
پس خدا لیوی انبیا کا حساب
اور گواہ انبیا کا ہی اللہ
نہین معلوم اسکا کچہ احوال ۞

ہاتہ مین وہ ن لو احمد اوسکے
تہسی اللہ نی کیا وعدا
دامن مرتضی علی مین رکہون
پس وہی ہی مقام یہ محمود
دو ہین وہ کنجیان بدست علی
جیسے عورت ہو حکم شوہر مین
آئی منبر یہ حیدر صفدر
بخشی جنت مین منزل انکو
اور شیاطین و جنیان ہین ضرور
پائین دوزخ سے وہ نجات و امان
یا کہ اونکا مکام ہوا اعراف
کافرونکی صغیر جو ہوئین
انکو داخل کری بباغ جنان
ہونگی داخل بہ منزل اعراف
آدمی شیر گوسفند وہ ہین
جسطرح پر کہ قادر وہاب
یعنی حق ہی حساب اور منزلان
اور امامان مقتدا کا حساب
انبیا ہین سب اوصیا کی گواہ
یعنی کس چیز سی کرینگے سوال

آئی رضوان شگفتہ خوش خو ۞
جس مقام لطیف و خرم کا
آئی حب مالک جہنم وان
بہیجو دوزخمین یا رسول اللہ
ہونگی اوسدن بہشت و در اسقر
نقل ہی نصب منبر اک ہوئی
ہاتہ مین ہو لوائی حمد لئی
کر کی دریافت اپنا بغض و کین
ہون فرشتی بہشت مین داخل
جائین دوزخ بیچ عاصی خلکے جن ۞
نہین اسمین خلاف ای خوشحال
بعضے کہتے ہین تابع پدران
قول ہی اعلم سے یزدان
ہی روایت کہ ایزد وہاب
ہی جناب امیر سے منقول ۞
آن مین دیوے رزق ہر اک کو
بعضونکا لیوی خالق آپ حساب
ہر نبی لیوی ہر وصی کا حساب
اور او نہین انبیا کی ہین جو وصی
نقل باقر سے ہی کہ روز جزا

دی وہ جنت کی کنجیان مجکو
یہ وہی ہی مقام روح افزا
کہی تہا مجتبی عدو یزدان
اپنی اور اپنی آل کی بدخواہ
میری اور مرتضی کی فرمانبر
جانب راست عرش اعظم لے
غرض سب خلق حضور اوسکے
بہیجے دوزخمین دشمنونکی تئین
اور شیاطین سقر سے ہون واصل
اور جنت جو ہوئین وہ مومن
یعنی سب مومنین کے اطفال
ہونگی اور ہونگی داخل نیران
بہیجے انکو بہ نار یا جنان
اک پلک مارنی مین لیگا حساب
نہین کرتا کریم کو مشغول
یو نہین لیگا حساب ہے سن لو
بعضونکا لین مقربان جناب
لی وصی امت نبی کا حساب
سب خلائق کی ہین وہ گواہی
نہ قدم سے قدم اوٹہائی گا

بندہ تا چار جز کو پوچھین گے ؛
مال پیدا کہان سی تو نی کیا
ہی عقیدہ یہ اک جماعت کا
آخرت مین حلال کا ہی حساب
داہنی ہاتہ مین تو ہو وہ جوان
ہو گی محشور خلق سب عریان
باللباس اوٹہین صاحب ایمان
دنیوی ہی طریق مرتضوی
بولی اکدن رسول عرش جناب
ہوین گے تیری دوستی سے برات
تیغ سی تیز بال سی باریک
اور مسافت ہزار سالکی ہو
شرح مین بعضون نی لکھے ہین یہ
ہونگی اعمال نیک نورانی
یعنی ہر عضو عضو انسانی
حوض کو حضرت رسالت نی
روز محشر کو حوض میری پر
رکھی پنجاہ سال اک جا پر
ہوئی بیتاب و مضطرب خلقت
حوض پر آئین شاہ عرش پناہ

یعنی عمر اپنی صرف کی کس مین
صرف او سکی تہین کیا کس جا
یعنی دنیا کی مال و نعمت کا
اور معین حرام پر ہی عقاب
جنتی اور حساب ہو آسان
یا ملبس ہے اختلاف یہان
ہوئین کافر برہنہ و عریان
پیروی اہل بیت عصمت کی
کر کی یہ مرتضی علی کو خطاب
پاس جنکی اونہین کی ہو گی نجات
ہی بہت دور تنگ نہین نزدیک
اوسمین ہموار ہی مبارک خو
کہ حقیقت ہی وہ ترازو کی ؛
اور افعال زشت ظلمانی
بولین گی سب بحکم ربانی
جائین تحقیق شیعیان علی
نہین ہو نی کا ہرگز اوسکا گذر
خلق کو جمع خالق داور
سانس لین سخت سخت اوس ساعت
حامی عاصیان رسول اللہ

بعد اوسکی یہ پوچھین اپنا بدن
اور محبت سے اہلبیت کی وہان
سب خلائق سی وہان سوال کرین
اور سنو تم کتاب کا احوال ؛
دوزخی ہی وہ دست چپ مین کتاب
وہ حدیثین خلاف ہے جن مین
ہی یہ کیفیت صراط سنو
رہی ثابت جو اس صراط پہ یہان
ہو اور مین ان تو ہو اور اخی جبریل
دوسرے سن صراط کی تو خبر
ہو گی اوسپر ہزار سال کی راہ
یونہین ہو گی ہزار سال تلک
تولی جائین گی اوسمین سب اعمال
یونہین واجب ہی اعتقاد اوسکا
جو جو سرزد ہوئی ہین اونسی کام
سید المرسلین ہین فرمائے
رکن پنجم امام باقر سے
ایسی گرمی ہو خلق پر طاری
جب منادی پکارے حضرت کو
ہی جو وہ حوض سید دو سرا

کیا کس کام مین ضعیف کہن ؛
پوچھین گی ہی حسابکا یہ بیان
جیسی وارد ہی یہ حدیثون مین
یعنی دین جسکو نامۂ اعمال
دین جسی ہوئی مشکل اوسکا حساب
اسطرح پر کیا ہی جمع انہین
دنیوی اخروی لطیفہ ہین دو
گذریگا اوس صراط سی سان
پل کی اوپر بامر رب جلیل ؛
پل ہی کہینچا ہوا جہنم پر ؛
چڑہنا اوپر کو اس سے ہی آگاہ
راہ سوئی نشیب سے آزیر کی
بن کی اجسام مختلف اشکال
یعنی سب چشم و گوش و دست و پا
اونکی ہونگی مقرر بروز قیام
نہ مری حوض پر یقین ہو جسے
ہی روایت کہ روز محشر کی
کہ عرق سبکی تن سی ہو جاری
شافع عرصۂ قیامت کو
مکہ سی تا صنعا ہی طول اسکا

اور بلادِ یمن سے ہی وہ صفا پہ
آئی جب حوض کی طرف خلقت پہ
جب رسولِ خدا کو ہو معلوم
ہیں مزاحم علیؑ کی شیعوں سے
یعنی بخشی علی کی شیعہ سب
ہی گنہگار ونکو سبیلِ نجات
سیدہ اور حسن سے تا مہدی
ہی یہ ارشادِ بابِ علم نبی
ہونگی جب اس جہان سے رحلت ہو
جائیں دنیا سے جب ہمارے عدو
ہوگا انجام خیر آخر کار
پر برابر خدا کرے گا نہیں
اور یہ دیتا ہوں تمکو آگاہی
ہونگے بعضے گناہگار ایسے
تا جہنم کے بیچ سو صد سال
جو مکلف سے ہوئی نیک عمل
جا اب چاہی کہ کیا ہی عقاب
منتظر عفو و رحمت یزدان
اک ستون ہے اک طلائی طشت
ہون پر نور کنگری اوسکے

حوض کی طول میں جو ذکر ہوا
بعضے آ پہونچیں اونسی بی رحمت
آئی سے اہل جرم ہیں محروم
اور نہیں آنی دیتی پاس مرے
تیری عزت کی دوستی کی سبب
عفو حق و شفاعت حضرات
ہیں شفیعان زمرۂ عاصی
موت ہی تین قسم پر ہوئے
دیں بشارت بہشت کی اونکو
دیویں مژدہ عذاب کا اونکو
اس توقع پہ ہوئی اونکو قرار
دشمنوں سے ہمارے ونکی تمیز
کہ عمل میں کریں نہ کوتاہی
کثرتِ معصیت کے باعث سے
کھینچیں شدت سے وہ عذاب ونکال
اور اوسی منفعت ہو او بلا سے ل
پس حقیقت میں وہ عکس ثواب
ہی بہشت و نعیم بی پایان
اک ہی یاقوت کے لگائی خشت
زرد یاقوت و سبز و احمر سے

بیٹھ کر حوض پر رسول خدا
بعضوں کو وہاں تلک نہ آنے دیں
روئیں اوس وقت میں رسول خدا
لطف و رحمت سے ایزد وہاب
حوض پر آئیں شیعیان علیؑ
پس شفاعت کریں کی روز جزا
اور یوہیں مومنین متقیان
ہیں ہمارے جو دوستان مطیع
نعمتیں ہیں زوال سے جو بری
اور مریں مومنین عاصی جب
خوف اور بیم میں ہیں ہر چند
پہر نکالی سقر سے اونکی تئیں
اونکے تکیہ کریں شفاعت پر
کہ ہوں نار جہیم میں داخل
اب میں کہتا ہوں تمسے ای احباب
اور یہ تعظیم منفعت ہو قرین
یعنی بدکام پر مضرت ہو
ہی یہ ارشاد احمد مختار
ہی طلا طا و ہیں مشک اذفر کا
باب جنت ہیں مختلف صورت

مرتضی کو طلب کریں وہ بجا
حوض کی متصل سے دور کریں
اور کریں عرض یہ خداوندا
تب یہ فرمای مصطفی کو خطاب
سب کو حاصل ہو قرب الہی
خود رسالت پناہ و شیر خدا
عاصیوں کی کریں شفاعت وہاں
اونکی عقبی میں منزلت ہے رفیع
پائیں اون نعمتوں کی خوشخبری
اونکو معلوم ہوئی گا یہ تب
لا کی خاطر میں معصیت کا گزند
حق شفاعت ہمارے ہی یہ یقین
زہد و تقوی پہ باندھیں نہی کمر
نہ شفاعت ہمارے ہو حاصل
مجملاً معنی ثواب و عقاب
نام اوسکا ثواب ہی یہ یقین
اور مضرت وہ با اہانت ہو
کہ بہشت بریں کا ہی جو حصار
کہ ہی خشتوں کو جس سے وصل کیا
سرخ یاقوت کا در رحمت

ی در منبر سے کوچک تر | وہ بہی یاقوت سرخ کا ہے در
دونوں تختوں میں آ کے خجستہ خصال | فاصلہ ہی بہ قدر پانصد سال
دن کریگا وہ در خدا سے ندا | جو میری امت میں ہیں اونہیں بھیجوا
دسکی اک برگ گو ہی فرمایا | سر پہ سو مرد کے کرے سایہ
جو ہی جو پایا اوسکا پائے زوال | دل ہی او سے حسد جسد کے بال
پائیگا زندگانی ابد | نہ مرض ہو نہ گرمی و سرد
خلد میں دوستونکو لیجائیں | کثرت خلق میں نہ تہرائیں
حلقہ در کے ہو بلند صدا | سن کی حورونکو ہو خوشی پیدا
یں زینت سے پیش مرد خدا | اور تحیت کے رسم لائیں بجا
نہی ہی در ہزار ہر گوشک | اور سو کل ہیں سب درونہ یک
فرش رنگیں جو گرد دنیا کی ہے | تہ بتہ اون میں ہیں بچھائی ہوئے
الی فی الغور سر پہ آ کے اوڑہیں | ستر اک کو حلی پہنائیں
ہر من شیر و خمر شرب و شہد وہاں | ہوں نہ موجود اسکا کیا امکان
یاد حوروں سے ہو وصال حصول | اور کہی ہلکر حور تو ہو نسے مشغول
تب فرشتونکو کردگار عظیم | بہیجے مومن کے پاس باتکریم
ی جہاں سایہ حور و نکے مشغول | حق تعالی کا بندہ مقبول
ئیں باتحفہ و درود و سلام | اور کریں عرض تب خدا کا پیام
وت اوسکی نگاہ کو بخشی | ملک کو اپنی تا وہ دیکہہ سکی
مل اوسکی ہی قصر عزت میں | خانۂ حضرت رسالت میں
شاخ میں تک رنگ کی میوے | سب ہیں بنے رنج مومنونکی لئی

اونہیں دو تختی کا ہی شکرگذار | خوشنما و لطیف و زرنگار
در وہ یاقوت کا ہی جون خورشید | اور وہ یاقوت ہے برنگ سفید
اور وارد ہی یہ روایت میں | ہی عظیم اک درخت جنت میں
جانب راست اوس شجر کی قرین | اک چشمہ ہی صاف اور شیریں
جانب چپ ہے چشمۂ حیوان | غسل اوسمیں کریگا جو انسان
تب فرشتونکو ایزد متعال | حکم دیتا بہ عزت و اجلال
آئیں جس وقت خلد کی درگاہ | ماریں تب ہاتہ وہ بحلقۂ در
نکلیں سب اپنی اپنی حجرونسے | خلق وہ جو ہوئیں ہیں اونکی لئی
اور بنائی ہیں حق تعالی نے | قصر جنت میں دو لکہی لئی
در ہوں یاقوت و زبرجد کے | اور طلا میں سقف اونکی لئی
منزل اپنی میں دوستان خدا | جبکہ داخل ہوں تاج شاہ کا
ایسا مومن نہ کوئی وہاں ہوئے | کہ نہوں باغ اکثر اوسکی لئی
اک مومن کو حوریں ستر دیں | چار دنیا کی عورتیں ہی ملیں
مومنونکو یہ گلشن جنت | بخشے رب کریم یہ عزت
چھوڑیں اونکو نہ جب وہ دربان | کہ چلی جائیں تا محل وہاں
بلکہ اول طلب کریں رخصت | اذن جب پائیں تب بصد عزت
کمتر اہل بہشت کو اللہ | سلطنت دے ہزار سال کی راہ
ہی درخت اک بہشت میں طوبا | سب درختوں سی ہی وہ اعجوبا
ہیں جہاں تک کہ مومنوں کا کاخ | سب میں پہنچی ہی اوسکی اک شاخ
چاہی مومن کا جس ثمر کو دل | ہو ہی اوس شاخ سے وہ حاصل

جسکو ہووے حسن طعام کی رغبت
کہائینگے ہر چند میوے اور طعام
اب سنو مجھ سے جہنم و نار
تن جہنم کا رنگ سرخ ہوا
اور سلاسل ہین اک زنجیر
تو جو اتری اوسکی گل جائین

اہل دنیا دماغ مین پائین
یعنی دوزخ کی ہے دوزخیان
بہوکی پیاسی ہونگے ورگر محزون
ہونگے فرشتے عذاب اون پر
اور سنو کچھ حقیقت اعراف
ظاہر اوسکا ہی رحمت اے طالب
بعضے اعراف کہتے ہین تنہا
اہل اعراف ہین جو اقوال
بس کہ ہین مومنان کامل لوگ
دشمن اونکے جو ہوتین اہل ایمان
چندی اعراف مین توقف ہو
بعضے اعراف مین ہین گی سدا
خواہ وہ ہووے مومن کامل
ہووے گا داخل بہشت کے اندر

پائی اون میوونمین وہی لذت
بول و غائط کا نہوگا نام
مظہر قہر حضرت جبار
پہر دو بار ہزار سال جلا
تا کرین عاصیونکو اوسمین اسیر
موم کی مثل سب پگہل جائین
اوسکی بو تو تمام مرجائین
جون سگ اور گرگ کرتی ہین افغان
روسیاہ و ذلیل و خوار و زبون
نہ کرین رحم دیکہکر مضطر
اسمین ارباب علم کا خلاف
یعنی ہی وہ بہشت کی جانب
کنگری اور درجہ اوپر کا
جمع ہین تو ن وہ سب سنو اقوال
داخل خلد اور حساب نہو
اونکو بہیجین بآتش سوزان
فسق و عصیان کی واسطی اونکو
دونون صورت ہین محتمل سچا
خلد مین بحساب ہو داخل
نہ ہی آوینگی پہر کبہی باہر

خلد مین ہیچ مرد واحد کو
عرق اونکی بدن سی نکلیگا
ہی روایت ہزار سال تلک
رنگ اوسکا سیاہ و تیرہ ہوا
طول ہفتاد گز ہی اوسکا گر
اور کہانا ضریع اور زقوم
باقی تقیید اکا ہی یہ کلام شہ
مارین کوڑی سی عذاب اونکو
کہاتین زقوم اور پیتین حمیم
ہو نہ مطلق قبول انکی دعا
یون ہی مشہور ہی یعنی حصار
باطن اوسکا عذاب سی ہی بہرا
جانتی بعضی ہین صراط مگر
حاکم اوسکا محمد مختار
رونہی اوپل سی بحکم ربانی
اور جو شیعہ سنی ہوتے ہین فساق
عاقبت جب شفاعت اونکی کرینگے
واقعی جانا چاہی اوسکو
خواہ دوزخ مین معصیت کے سبب
رہیگا خلد مین مخلد وہ

بہوک ہو مرد کی برابر ہو نہ
مشک و عنبر سے ہو ہوا وسوا
کیا دوزخ کو روشن زبر شائے
اب بہی ہی سیاہ رنگ اوسکا
ایک حلقہ رکہین بہاڑ اوپر
اہل دوزخ کا ہی یہی معلوم
حق مین اونکی سقر ہی جنکا مقام
رکہین حال سے خراب اونکو
پہاڑ کہاتین اودہین سگان جہیم
حاجت اونکے کبہی نہوگی روا
مستقل درمیان جنت و نار
کیونکہ ہی اسکو نار منہ اونکا
قول اول ہی شہرہ و اظہر
ہونگی سب اور ائمہ اطہار
یار اونکو کرین بہ آسانی
اہل اعراف مین باستحقاق
اہل عصمت تو خلد مین جائین
جو بہشت برین مین داخل ہو
جائی پہر وہ کہان پائی حبیب
پائیگا لطف عیش سرمد وہ

آگی صادق امام کی جس دم
ہتی عمارات جرم و دلخواہ
توبہ ہی بعد ہر گناہ ضرور
یعنی کفار اور منافق سب
نہ جہنم میں جائینگے اطفال
یا کوئی اور طرز کی تکلیف
یا ہتی اسلام کے بلاد سی دور
جن پہ حجت نہیں ہوئی ہی تمام
احتمال نجات ہی اس کے لیے
ایک ضروری کا ہوئی منکر اگر
یعنی اصحاب ملت و دین
ایسی ایک امر کا ہو منکر اگرچہ
ایسی مرتبین ہونگی معذور
جیسے کوئی ہو منکر رجعت

ہو اندکور بہشت آدم
گرتی تہی ہمان طلوع و ظہور
ہی مفصل کتابون میں مذکور
ہوئی جن پر تمام حجت رب
نہ مجانین اہل کفر و ضلال
اونکو فرمائیگا کردگار لطیف
نہوئی ظاہر اونپہ دین کی امور
ہین وہ مرجو امر رب کرام
رحمت حق ہی عاجزونکی لیے
ہو مخلد جحیم کی اندر
جاتی ہون بدا اونکی بہی تعین
کافر اور دوزخی ہی سر تا سر
ہی مفصل کتب میں یہ مذکور
اور متعہ کی جیسی حلیت
گو وہ ہی پاک دار دنیا میں

یہ مبارک زبان سی فرمایا
ہوتی اگر آخرت کی وہ جنت
اہل اسلام کی جو ہین اصناف
ہون مخلد سدا جہنم میں
جائیں اگر وہ تو ان پر بہشت ہی
اسی صورت جماعت ضعفا
یا ہتی ایام جاہلیت میں
یعنی جو کچہ کہ چاہی روز جزا
کفر میں اوسکی اختلاف نہیں
اور ضروری دین کی ہین وہ امور
جس طرح سی وجوب صوم و صلوٰۃ
ہان مگر تازہ لائی ہون اسلام
اور منکر کوئی ہوا مثلاً
کہ اگر دل سی منکر انکا ہی
مثل کافر ہی دار عقبا میں

باغ دنیا کی باغ و نسی وہ تہا
اوس سے ممکن نہ تہا کہ ہو رحلت
نہیں اسمین لیا کسی کی خلاف
نہیں ممکن کہ اوسکی وہ نکلین
یا کہ اعراف پائین یہ ابد
نہیں رکہتی جو فہم و عقل رسا
نہ میسر ہوئی ہدایت وہ انہیں
حکم فرمایگا اور حق میں جنکی
ہوئی جو منکر ضروری دین
دین اسلام میں جو ہین مشہور
ہی اور اوسکی مثال اکثر حضرات
نہ سنین ہون ضروریات تمام
مذہب شیعہ کی ضروری کا
مذہب شیعی سی وہ نکلا ہی

الحمد اللہ رب العالمین کہ نسخہ
سبیل نجات تمام شد
سنہ ۱۲۶۰ ہجری